(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا۔ تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریم اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے یہ اسی نبیؐ کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ (اتمام الحجہ صہ ۲۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ اکتوبر بذریعہ ڈاک

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت شدید زکام اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۶ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل رات سے سانس کھینچ کر آنے کی سخت تکلیف ہے بخار بفضلہ تعالیٰ آج بھی نارمل رہا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ربوہ سے بغرض علاج لاہور تشریف لائی ہوئی ہیں اور مکرم حکیم عبد الوہاب صاحب عمر کے پاس جودھامل بلڈنگ میں مقیم ہیں ایکسرے کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ گردے میں پتھری کی قسم کی کوئی چیز پیدا ہو گئی ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کیلئے دعا فرمائیں۔

مصطفےٰ نحاس نے وفد پارٹی کی صدارت سے استعفاء دے دیا

جنرل نجیب کے حکم کی تعمیل میں پارٹی کی از سر نو تنظیم کی جائیگی۔ پارٹی کی مجلس منتظمہ کا فیصلہ

قاہرہ ۶ اکتوبر۔ مصر کی سب سے بڑی سیاسی جماعت یعنی وفد پارٹی کی مجلس منتظمہ نے مصطفےٰ نحاس کے بغیر ہی پارٹی کی از سر نو تنظیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اہم فیصلہ مجلس نے آج ایک غیر معمولی اجلاس میں کیا۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ مصطفےٰ نحاس پارٹی کی صدارت سے مستعفی ہو چکے ہیں۔ وہ اب پارٹی کی سرگرمیوں میں کوئی حصہ نہیں لیں گے۔ البتہ پارٹی انہیں اپنا بزرگ ترین سرپرست تسلیم کرتی رہے گی۔ انہوں نے مستعفی ہونے کا فیصلہ اس اختلاف کے بعد کیا جو وفد پارٹی میں ہفتہ کے روز پیدا ہو گیا تھا۔ اس دن پارٹی کے پچاس ممتاز ممبران نے یہ نوٹس دیا تھا۔ کہ جنرل نجیب کے حکم کی تعمیل میں پارٹی کو از سر نو منظم کیا جائے۔

مصر کے سابق شاہ فاروق پر ان کی عدم موجودگی میں مقدمہ چلایا جائیگا

قاہرہ ۶ اکتوبر۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مصر کے سابق شاہ فاروق پر عنقریب ان کی عدم موجودگی میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ یہ مقدمہ ان جرائم کی بنیاد پر چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو ان کے خاص فوجی دستے نے ان کے حکم کے تحت کئے تھے۔ اس بارے میں ماہرین قانون کی ایک خاص کمیٹی سے مشورہ کر لیا گیا ہے۔ اس کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اسمیں شک نہیں کہ بادشاہ کو قانون کی زد سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ قتل کے جرم پر بھی بادشاہ سے کوئی مواخذہ نہ کیا جائے۔ قتل کا ارتکاب ایک ایسا سنگین جرم ہے کہ اس کے مرتکب کو قانون کی زد سے کسی صورت بھی مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

جزائر غرب الہند کے احمدیہ مشن میں مبلغ بشیر احمد آرچرڈ انگلستان سے ٹرینیڈاڈ روانہ ہو گئے

لندن ۵ اکتوبر۔ اسٹار نیوز ایجنسی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جزائر غرب الہند میں ایک نو مسلم برطانوی احمدیہ مشنری مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کے آنے سے جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کی مساعی پہلے کی نسبت بہت بڑھ جائینگی یہ مشن اسی سال اپریل کے مہینہ میں جماعت کے پاکستانی مبلغ جناب محمد اسحاق ساقی نے قائم کیا تھا۔ جناب بشیر احمد آرچرڈ معہ اہل و عیال ۳ اکتوبر کو لندن سے بذریعہ بحری جہاز "DE Grasse" ٹرینی داد روانہ ہو چکے ہیں۔

ٹرینی داد میں احمدی افراد کی تعداد ۶۰ کے قریب ہے۔ وہاں ایک سکول بھی قائم کر دیا گیا ہے جس میں بلا تفریق و امتیاز ہر فرقے کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پہلے محمد اسحاق صاحب ساقی اسپین میں اور بشیر احمد صاحب آرچرڈ سکاٹ لینڈ میں مبلغ تھے

ابتدائی جماعتوں میں قرآن مجید کی تعلیم کا انتظام

کراچی ۶ اکتوبر۔ آج یہاں تعلیمی کانفرنس کے تحت خواتین کا خاص اجلاس منعقد ہوا جس میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ حکومت تمام ابتدائی جماعتوں میں قرآن مجید کی تعلیم کا خاطر خواہ بندوبست کرے۔ نیز کارخانے داروں پر بھی زور دیا گیا۔ کہ وہ اپنے کارخانے کے ملازموں کی سہولت کے لئے مدارس قائم کریں تاکہ ملازمین کے بچے بآسانی تعلیم حاصل کر سکیں۔

جاگیرداری ختم کرنے پر اظہار مسرت

نواب شاہ ۶ اکتوبر۔ حکومت سندھ نے جاگیرداری ختم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس میں اسے سراہا ہے۔ اجلاس میں صوبہ

ڈاکٹر مصدق برطانوی تجاویز پر ابھی غور کر رہے ہیں

تہران ۶ اکتوبر۔ تہران ریڈیو نے خبر دی ہے کہ ڈاکٹر مصدق کی جوابی تجاویز کا امریکہ اور برطانیہ نے جو مشترکہ جواب دیا ہے۔ ڈاکٹر مصدق اس پر ابھی غور کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اس بارے میں مجلس کے ممبران سے بھی مشورہ کریں۔ مجلس کا اجلاس کل ہو رہا ہے۔ تیل کا جھگڑا طے کرنے میں ڈاکٹر مصدق نے جس دلیری سے ایرانی مفادات کی حفاظت کی ہے شہنشاہ ایران نے اسے بہت سراہا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کو جو خاص اختیارات دیئے گئے ہیں۔ ان سے ملکی اصلاح کے کام میں بھی بہت مدد ملے گی۔

مہاجرین کی آباد کاری کیلئے حکومت پنجاب کی مساعی

تعمیر مکانات کی ۱۳ اسکیموں پر عملدرآمد شروع ہو گیا

لاہور ۶ اکتوبر پنجاب میں صوبائی حکومت نے مہاجرین کی آباد کاری کے لئے تعمیر مکانات کی سکیموں پر عمل شروع کر دیا ہے۔ ان میں غریب مہاجرین کو خاص سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ حکومت مکان بنانے کے لئے زمینیں مفت دے گی۔ تعمیری سامان ارزاں قیمت پر مہیا کیا جائے گا۔ مکان بنانے کے لئے حکومت مالی کارپوریشن کی معرفت قرضے بھی دے گی۔ نادار مہاجرین کے لئے حکومت بارہ فیصدی مکان خود بنائیگی جو دوسرے مکان بنانے کے لئے نمونہ کا کام دیں گے۔ ان مکانات کا کرایہ مہاجرین سے وصول کیا جائے گا۔ ان سکیموں کو اضلاع لائلپور۔ جھنگ۔ منٹگمری۔ راولپنڈی۔ گجرانوالہ۔ لاہور۔ ملتان۔ اور سیالکوٹ میں عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

گورنر پنجاب مری سے لاہور پہنچ گئے

لاہور ۶ اکتوبر۔ گورنر پنجاب مسٹر اسماعیل چندریگر اور ان کا ذاتی عملہ گرمیاں گزارنے کے بعد آج سہ پہر کو مری سے لاہور واپس پہنچ گیا۔

صوبہ کی غذائی صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس سلسلہ میں ضروری تدابیر اختیار کرنے پر بھی زور دیا گیا۔

چوہدری محمد نصر اللہ خاں کا عزم لندن

احباب جماعت سے دعا کی درخواست

لاہور ۶ اکتوبر۔ میرے عزیز دوست چوہدری محمد نصر اللہ خاں صاحب ابن چوہدری محمد عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کل مورخہ ۵/۱۰/۵۲ کو لندن جانے کیلئے لاہور سے روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ وہاں تین سال تک "برسٹل ایروپلین کمپنی" میں ہوائی جہازوں کی اعلیٰ انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کریں گے۔

احباب جماعت سے التماس ہے کہ احباب انہیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامران نے جاوے اور صحت و عافیت سے رکھے اور کامیابی سے واپس لائے۔ آمین (مرزا خورشید احمد)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

پاکستان کی سیاست میں فرقہ پرستی کا زہر پھیلانے والے پاکستان کے دشمن ہیں

مشرقی پاکستان کے بنگالی اخبار انصاف کا اداریہ

گذشتہ دنوں جب چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے استعفیٰ کی خبر مشہور ہوئی۔ تو ڈھاکہ کے روزنامہ "انصاف" نے اپنے ۱۵ راگست کے پرچہ میں اس پر ایک اداریہ لکھا تھا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

گذشتہ چند روز سے اخبارات کے ایک طبقے نے شور مچا رکھا ہے۔ کہ وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خاں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ڈھاکہ کا ایک مسلم لیگی معاصر نمایاں سرخیوں کے نیچے ایسی خبریں شائع کر رہا ہے۔ اس نے پرسوں اپنے خاص نمائندے کا ایک تار اس مضمون کا شائع کیا تھا۔ کہ وزیر اعظم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ چودھری صاحب استعفیٰ واپس لے لیں۔

پھر اسی اخبار نے کل اپنے نمائندہ خصوصی کا ایک تار اس مضمون کا شائع کیا کہ مجلس وزراء کے تقریباً تمام ممبر اس بات پر متفق ہیں۔ کہ چودھری صاحب کا استعفیٰ منظور کر لیا جاوے۔ اور علمائے کراچی نے بھی چودھری صاحب کے استعفیٰ پر خوشیاں منائی ہیں۔ اور فوری طور پر اس کو قبول کر لینے کا حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔

یہ خبر بھی معاصر موصوف نے کسی "یقینی ذریعے" سے بہم پہنچائی تھی۔ کہ مشرقی پاکستان کے گورنر ملک فیروز خاں نون چودھری صاحب کے جانشین ہونگے۔ لیکن ساتھ ہی اسی دن کے ایڈیٹوریل میں یہ بھی لکھ دیا گیا۔ کہ ابھی تک یہ خبر محض ایک افواہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

مشرقی پاکستان کی مسلم لیگ کے ایک خاص لیڈر نے جس افسانے کو محض افواہ کی بنیاد پر ایک خاص خبر بنا کے شائع کیا ہے۔ اس سے عام قارئین کے دل میں یہ خیال ضرور پیدا ہوگا۔ کہ مرکزی مجلس وزراء میں جو مسلم لیگ کی نمائندہ ہے۔ ایک اہم اندرونی جھگڑا چل رہا ہے۔ اور کیبنٹ کے تقریباً تمام ممبر اپنے ایک پرانے ساتھی کو برطرف کرانے کے لئے سازشیں کر رہے ہیں۔ ہمارا لیگی معاصر اس بات کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ کہ مرکزی مجلس وزراء کے متعلق ایسی افواہوں کا شائع ہونا کس قدر نقصان دہ ہے۔ لیکن اس نے محض اپنی بکری اور اشاعت کو بڑھانے کے لئے کم مایہ اور بے وقعت روزناموں کی طرح عواقب سے بے پروا ہو کر ایسی افواہیں چھاپنی شروع کر دی ہیں۔

اسی عجیب ہتھکنڈے کے اخبار نے آج سے تین ماہ قبل بھی وزارت میں ردو بدل کے متعلق وزیر اعظم اور گورنر جنرل کی طرف منسوب کر کے ایک خطرناک افواہ شائع کی تھی۔ اور حکومت کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے اس کی تردید کرنی پڑی۔ اس دفعہ اس معاصر نے افترا پردازی میں ترقی کر کے تقریباً تمام کیبنٹ پر تفرقہ بازی کا الزام لگایا ہے۔ اور علمائے کراچی کو بھی ناحق اس میں ملوث کیا ہے۔

حکومت پاکستان نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وزیر خارجہ کے استعفیٰ کے متعلق تمام خبریں بے بنیاد ہیں۔ نہ انہوں نے استعفیٰ دیا ہے۔ اور نہ استعفیٰ کے متعلق کوئی اشارہ ہی کیا ہے۔ اس لئے ان کے استعفیٰ کے قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

گذشتہ چند دنوں کی افواہوں سے عوام کے دلوں میں جو بے چینی پیدا ہو گئی تھی۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت کے اعلان سے وہ بے چینی دور ہو جاوے گی۔ مگر تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ ڈھاکے کے اس مسلم لیگی معاصر نے ۸ راگست کا یہ پر شرارت تار تو نمایاں کر کے شائع کر دیا۔ لیکن اسی تاریخ کا حکومت کا تردیدی اعلان اسی اشاعت میں شائع کرنے کی اسے جگہ نہ ملی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حکومت کے خلاف اس لیگی لیڈر کا پراپیگنڈا غیر ارادی نہیں بلکہ اس کی تہ میں کوئی خاص مقصد ہے۔ اور لیگی لیڈروں کی آپس میں پھر سر پھٹول شروع ہو گئی ہے۔

چودھری ظفر اللہ خاں کی مغرب زدہ خارجی پالیسی کو جو لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ وہ بھی ان کے خلاف افواہیں پھیلانے والے اخبارات اور ملک کی متعصب پارٹی کے غیر رواداران رویے اور ناجائز پراپیگنڈے کو دیکھ کر دلی صدمہ محسوس کرتے ہیں۔ پاکستان کی سیاست میں یہ لوگ فرقہ پرستی کا زہر داخل کر رہے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں پاکستان کے لئے ایک ترقی یافتہ ملک بننا ناممکن ہو جائے گا۔ آیا فرقہ قادیانیہ مسلمان ہے یا نہیں؟ اس سوال کو اٹھا کر جو ان لوگوں نے وزیر خارجہ کے خلاف جنگ شروع کی ہے۔ اس سے طبعاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ پاکستان کے دشمن ہیں۔ اس قسم کی تفرقہ اندازی کو جتنی جلدی روکا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔

دعائے مغفرت

میری لڑکی امۃ القدیر بیگم بعمر ڈیڑھ سال بعارضہ بخار اور پیچش بیمار رہ کر مورخہ ۳۰/۹/۵۲ تین بجے شام ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ عبد الرحمٰن خاں احمدی مولوی فاضل کالو گڑھی

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے

سال سے مراد قمری سال ہے نہ کہ شمسی یعنی چاند کے حساب سے ایک سال پورا ہوتے پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

مبارک وہ جس کو خدا اپنا ہاتھ قرار دیدے

(۱) "یاد رکھو! خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کو وہ اپنے ہاتھ قرار دیدے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔"

(۲) "مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔ وہ جتنی قربانی کرتا ہے۔ اتنا ہی اخلاص میں آگے بڑھ جاتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اپنا وعدہ زیادہ عمدگی سے ادا کرے۔ اور وعدہ کو جلد سے جلد پورا کرے" (کیا آپ تحریک جدید کا وعدہ سو فیصدی پورا کر چکے۔ اگر نہیں تو کب کرنا ہے۔ اس سال میں سے تو دس ماہ ختم ہو رہے ہیں۔ آپ بیدار ہوں)

(۳) "پس مومن کی تو یہ عید ہے۔ کہ وہ خدا کی راہ میں جان لڑا دے۔ مال پانی کی طرح بہادے۔ پس وہ جو اس بیع کو پورا کرتا ہے۔ تو اس کو خوش ہونا چاہیئے۔"

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک جماعت خدمت دین کرنے والوں کی تیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے۔ اور سینکڑوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں۔

(۵) پس جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں۔ یہ ان کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا بہت تحریک جدید میں حصہ لے سکتا ہے۔ مگر نہیں لیتا۔ اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔

(۶) جو اس تحریک میں شامل ہیں۔ وہ اپنے وعدہ کا جائزہ لیں۔ کہ آیا سو فیصدی پورا ہو چکا۔ اگر اس میں کچھ کمی ہے۔ تو اس تھوڑے سے وقفہ میں پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

احراری اخبار آزاد کے شدید دل آزار کارٹون کیخلاف احتجاج

مندرجہ ذیل مقامات کی احمدی جماعتوں نے احراری اخبار آزاد کے مطالبہ نمبر (۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء) میں شائع شدہ کارٹون کے خلاف احتجاجی قراردادیں پاس کی ہیں اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ اس کارٹون میں جماعت احمدیہ کے مقدس امام کی توہین کی گئی ہے۔ اور احمدیوں کے جذبات کو شدید طور پر مجروح کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس پرچے کو فوراً ضبط کیا جائے اور آئندہ ایسے افعال کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائے:۔

نگھیانہ۔ کوٹ فتح خاں ضلع اٹک۔ بڈیارہ ضلع لاہور۔ احمد آباد اسٹیٹ سندھ۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ چک ۲۴۲ ضلع لائل پور۔ احمد پور شرقیہ۔ پسرور۔ اوچ شریف۔ ڈیرہ غازیخاں۔ مڈرانجھا ضلع سرگودہا۔ بہاولپور۔ ناصر آباد اسٹیٹ سندھ۔ مظفر گڑھ۔ سیدوالہ۔ سکھر۔ شیخ پور ضلع گجرات۔ گنبھیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ خوشاب۔ مردان۔ ربوکے ضلع سیالکوٹ۔ چک چٹھہ ڈوہرالی ضلع گوجرانوالہ۔ نوشہرہ ککے زئیاں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر نے اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی۔ احباب جماعت نے بعد نماز چندہ جمع کر کے ایک بکرا بطور صدقہ دیا۔ اور غرباء میں اس کا گوشت تقسیم کیا۔ (سیکرٹری)

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا درد گردہ و مثانہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ تاکہ وہ صحتیاب ہو کر فلپائن جائیں اور فریضۂ تبلیغ ادا کر سکیں۔ (۲) عزیزہ شمیم اختر عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ گذشتہ دنوں بیماری خطرناک صورت اختیار کر گئی تھی۔ گو اب حالت روبصحت ہے۔ لیکن احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد صادق فاروقی از قصور (۳) خاکسار اکثر بیمار رہتا ہے۔ اور مالی مشکلات میں بھی مبتلا ہے۔ احباب میرے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار چودھری محمد اسماعیل ساقی ربوہ۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء

ہماری تعلیم

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی پاکستان کے وزیر اطلاعات ونشریات نے آل پاکستان تعلیمی کانفرنس میں ایک تقریر کے دوران میں فرمایا ہے۔

ملک کا ایک فریق مصر ہے کہ تعلیم خالصۃً دینی ہونی چاہیئے۔ اور دوسرا فریق چاہتا ہے کہ تعلیم صرف مادی علوم تک محدود ہونی چاہیئے۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ جھگڑا بالکل نامناسب ہے۔ اسلام ہر قسم کی تعلیم چاہتا ہے۔ وہ روحانی اور مادی دونوں پہلوؤں پر حاوی ہے۔ اسلام ہمیں فرائض کی ادائیگی زندگی کی ذمہ داریوں اور مادی دنیا سے فرار کی تعلیم نہیں دیتا۔ جو لوگ روحانی تعلیم کو نظر انداز کرنا چاہتے ہیں وہ بھی سخت غلطی پر ہیں۔

اس وقت پاکستان کے سامنے تعلیم کا سوال بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے لازماً یہاں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ ہماری آئندہ تعلیم کی بنیادیں دینیات پر مستحکم کی جائیں۔ یہ ایک قدرتی امر ہے۔ اصولاً ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر جو لوگ دینیات کو صرف اس تعلیم تک محدود رکھتے ہیں۔ جو ہماری پرانی قسم کی درسگاہوں میں دی جارہی ہے۔ تو یقیناً کوئی سمجھدار آدمی اس کی تائید نہیں کرے گا۔ جس طرح ہماری درسگاہوں میں یونانی علوم کو داخل کرلیا گیا تھا۔ اسی طرح اب ہمیں جدید مغربی علوم مثلاً عملی سائنس وغیرہ کو بھی داخل کرنا پڑیگا حقیقت یہ ہے کہ گو آج ہم جدید مغربی علوم میں ایک غیریت محسوس کرتے ہیں۔ مگر ان علوم کی بنیاد رکھنے والے یا کم از کم ان کو زندہ رکھنے والے مسلمان ہی تھے۔ خاصکر عملی سائنس میں مسلمانوں نے جو ترقی کی تھی کسی قوم نے اس وقت اتنی نہیں کی تھی۔ جب یورپ مسلمانوں کی تعلیم گاہوں سے متاثر ہوکر ازمنہ وسطیٰ کی تاریکیوں سے نکلا۔ اور عیسائیت کے غیر معقول عقائد سے اس کو نفرت ہوئی۔ تو وہ پوری طرح مادی علوم میں منہمک ہو گیا۔ اور آج تک ان علوم میں اس نے اتنی ترقی کرلی ہے۔ کہ ہم پہچان ہی نہیں سکتے۔ کہ یہ وہی علوم ہیں جن کی بنا مسلمانوں نے رکھی تھی۔

ایک وقت تھا کہ ابن خلدون یورپ کی جہالت کے اسباب کی تلاش کر رہا تھا۔ اور آج ایک وقت ایسا آیا ہے کہ اہل مغرب مسلمان اقوام کی جہالت کے اسباب کی تلاش میں مصروف ہیں۔ اور ہمارے علماء ہیں کہ وہ اسلامی تعلیم کے حدود صرف یہی سمجھتے ہیں کہ چند پرانی کتابیں رٹ لی جائیں۔ بے شک نصاب میں منقولی علوم کے ساتھ معقولی علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں مگر یہ بھی بس پرانی کتابوں تک محدود ہیں نئی تحقیقات سے جو جدید راہیں پیدا ہوئی ہیں ان سے بالکل کورا رکھا جاتا ہے۔ اور جو لوگ ان دینی درسگاہوں سے تعلیم حاصل کرکے نکلتے ہیں ایک ہی سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ وہ کسی مسجد کے امام بن سکتے ہیں، ورنہ زمرۂ علمائے اسلام میں شامل ہوکر فتوے بازی شروع کر دیتے ہیں۔ الغرض ہم اسلامی تعلیم نہیں رکھ سکتے۔ اسلام کا بنیادی اصول تقوےٰ ہے۔ دنیا کا ہر علم جو تقوےٰ کے نقطۂ نظر سے حاصل کیا جائے۔ اسلامی تعلیم ہی کا جزو سمجھا جائے گا۔ اگر ہم تقوےٰ پر قائم رہیں۔ تو ہم دنیا کے تمام مادی علوم کو اسلامی علوم بنا سکتے ہیں۔ مولانا روم نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

علم را بر دل زدی یارے بود
علم را برتن زدی مارے بود

بے شک یورپ میں مادی علوم کی ترقی کے ساتھ الحاد بھی ترقی کر رہا ہے۔ مگر اخلاقی اصول موجودہ مغربی دنیا کو اس لئے اپیل نہیں کرتے۔ کہ ان اصولوں کی بنیاد موجودہ عیسائیت کے غیر معقول اعتقادات پر رکھی جاتی ہے۔ موجودہ مغربی انسان عقل سے کام لینا چاہتا ہے۔ چونکہ عیسائیت اس کی تسلی نہیں کرتی۔ وہ تعقل کی آغوش میں پناہ لیتا ہے۔ جو اس دنیا تک محدود ہے اور مابعد الطبیعاتی زندگی سے منکر ہو جاتا ہے۔ موجودہ عیسائیت صرف ترک دنیا سکھاتی ہے۔ مگر اسکے ردعمل میں موجودہ مغربی انسان کو دنیا کی رنگا رنگی مسحور کئے ہوئے ہے۔ وہ مذہب سے مایوس ہوکر الحاد کی طرف بڑھتا جارہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ علوم کو صرف تن کی پرورش کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

مگر اسلام اور ترک دنیا متضاد چیزیں ہیں۔ اسلام اپنے فروغ کے لئے پوری زندگی چاہتا ہے۔ اس کے اصول عقل کے متمنی ہیں۔ اس لئے مادی علوم کی ترقی اس کا ایک موضوع ہے۔ اس کی ضد نہیں۔ اگرچہ جیسا کہ جناب اشتیاق حسین صاحب قریشی کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے مسلمانوں میں اب ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو اسلام کی اس حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ مگر عموماً ہمارا مولوی اور ہمارا جدید تعلیم یافتہ انسان دونوں عملاً اسلام کی اس حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ اور ان میں ایک رسہ کشی کی سی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اس طرح دونوں ہی اسلامی تعلیم سے نابلد ہیں لہذا ہماری تعلیم کا انداز ایسا ہونا چاہیئے۔ جس سے یہ تضاد رفع ہو۔

چوہدری ظفراللہ خاں کا بیان اور "تسنیم"

چوہدری محمد ظفراللہ خاں پاکستان کے وزیر خارجہ نے اقوام عالم کے سامنے اسلام پاکستان اور اپنی فقید النظیر قابلیت کے لئے جو عظیم الشان مقام حاصل کیا ہے۔ وہ دشمنان پاکستان کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔ چوہدری صاحب نے ۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو لاہور میں "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے نامہ نگار کو ایک بیان دیا تھا جو سول کی اشاعت ۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا ہے۔ صحیح سوچ اور سمجھ والا ہر انسان آپ کے اس بیان سے یہی نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ حفاظتی کونسل کو یہ ایک چیلنج ہے۔ مگر مودودیوں کا ترجمان روزنامہ "تسنیم" لکھتا ہے۔

"پاکستان کے ناکام وزیر خارجہ سر ظفراللہ خاں نے لاہور سے کراچی جاتے ہوئے مسئلہ کشمیر کے متعلق پھر چند دلچسپ خوش فہمیوں کا اظہار کیا۔ سول کے نامہ نگار سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا۔ کہ اقوام متحدہ کی سکورٹی کونسل کو اب دو مسائل کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ اور وہ فیصلہ دوٹوک اور معین ہونا چاہیئے۔ اول کشمیر کے دونوں حصوں میں فوجوں کی تعداد کا تعین اور دوسرے ناظم استصواب کا تقرر

سر ظفراللہ خاں نے کہا کہ سکورٹی کونسل کے لئے پہلے مسئلے کو طے کرنا کچھ مشکل نہیں اور دوسرے مسئلے میں خود بھارت ایڈمرل نمٹز کو ناظم استصواب بنانے پر رضامندی کا اظہار کر چکا ہے۔

سر ظفراللہ خاں کی یہی نیازمندانہ خوش فہمیاں ہیں جو مسئلہ کشمیر کے حل کرنے میں حائل ہوتی رہی ہیں۔ ابھی کونسل کا اجلاس منعقد بھی نہیں ہوا۔ مگر سر ظفراللہ خاں اس کو کامیابی کی سند بھی عطا فرما رہے ہیں۔" (تسنیم ۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

معلوم نہیں "صالحیت" کے ہی یہ معنے ہوتے ہیں کہ سیدھی بات سے الٹ نتیجہ نکالا جائے۔ یا مودودیوں کا ہی طرۂ امتیاز ہے۔ جو لوگ قرآن کریم کی آیات میں بھی من گھڑت معنے ڈالنے سے گریز نہیں کرتے۔ ان سے چوہدری صاحب کے بیان سے غلط معنے نکالنے کا کیا گلہ ہو۔ پھر آگے چلکر "تسنیم" لکھتا ہے:۔

"چند روز ہوئے یہ قیاسی خبر آئی تھی۔ کہ یو این او میں جو وفد پاکستان کے مسئلے کو پیش کرنے کے لئے جارہا ہے۔ اس کے رئیس سردار عبدالرب نشتر ہوں گے۔ اور ترجمانی کے فرائض مسٹر بخاری ادا کریں گے یہ خبر سنکر لوگوں نے قدرے اطمینان کا سانس لیا تھا۔ لیکن آج ایک معاصر نے اس کی بھی تردید کر دی ہے۔"
(تسنیم ۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اصل دکھ تو یہ ہے گویا "تسنیم" کہہ رہا ہے ؎
اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے

چوہدری ظفراللہ خاں سے تو خیر احمدی ہونے کی وجہ سے "تسنیم" کو دشمنی ہے۔ مگر معلوم نہیں۔ کہ سردار عبدالرب صاحب نشتر نے اس کا کیا بگاڑا ہے۔ آخر میں "تسنیم" نے حکومت کو بھی نصیحت ارزاں فرمائی ہے فرماتا ہے۔

"خدا جانے حکومت پاکستان کو کب اس بات کی عقل آئے گی کہ سر ظفراللہ خاں مسئلہ کشمیر بلکہ وزارت خارجہ کے معاملات کے لئے سخت غیر موزوں آدمی ہیں اور ان کے ہوتے یہ مسئلہ الجھا ہی رہے گا۔" (تسنیم ۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مودودیوں کے اخبار اغلباً "قاصد" کے کشمیر نمبر میں مودودی صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں آپ نے شیخی بگھاری تھی کہ عین تقسیم کے ایام میں اگر ان کے ساتھ دو سو آدمی بھی ہوتے تو وہ کشمیر پر حملہ کر دیتے خواہ انکی تکا بوٹی ہی کیوں نہ اڑا دی جاتی۔ سوال یہ ہے کہ اگر تکا بوٹی ہی اڑوانا تھی تو دو سو آدمیوں کی شرط کیوں؟ تکا بوٹی جیسے دو سو کی اڑ سکتی ہے اس سے بھی آسانی سے ایک آدمی کی اڑ سکتی ہے۔ اور اگر ایسی ہی بات تھی۔ تو آپ مشرقی پنجاب سے بھاگ کر یہاں آئے ہی کیوں تکا بوٹی خود بخود اڑ جاتی۔

اس کا ذکر یہاں اس لئے کیا گیا ہے کہ آج بقول مودودیوں کے پاکستان میں پچاس پچاس ہزار کا مجمع آپ کی تقریریں سنتا ہے۔ کیوں نہ ہو کہ آپ تقریر کرتے جائیں اور کشمیر کی طرف بڑھتے جائیں۔ اور پچاس ہزار کے مجمع کے ساتھ حملہ کر دیں۔ کشمیر لینے کا کتنا آسان نسخہ ہے [بشرطیکہ ان کی حکومت ہو۔ خواہ یہ] [illegible]

شذرات

احراری پاکستان کے قیام پر ماتم کر رہے ہیں

چند دن پیشتر جماعت احمدیہ نے "آزاد" کے حالیہ رسوائے عالم کارٹون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اور باوجودیکہ اسے گورنمنٹ سے کسی ایکشن کی توقع نہ تھی۔ مگر چونکہ خدا انصاف اور ملکی قانون نے اسے یہ حق دے رکھا ہے۔ اس لئے اس حق کو استعمال کرتے ہوئے گورنمنٹ سے اس کی ضبطی کا مطالبہ بھی کیا تھا۔

اس سلسلہ میں ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے بھی احراریوں کی یہ دو تحریرات درج کی تھیں۔

"پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے۔ اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے۔" (آزاد ۹ نومبر ۱۹۴۶ء)

"مسٹر جناح اور آل انڈیا مسلم لیگ سب انگریز کے مرہون منت ہیں اور انگریز کے اشارے پر ناچ رہے ہیں۔" (ملاپ ۱۴ اگست ۱۹۴۴ء)

ہم یہ تحریرات ایک دفعہ پھر پیش کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اس کارٹون میں خدائی قدرتوں کا ایک پوشیدہ ہاتھ کام کرتا نظر آتا ہے۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کس کا وجود تھا۔ جس نے آج سے چھ سال قبل احرار کے دماغوں میں پاکستان اور مسلم لیگ کا بعینہٖ وہی تخیل پیدا کر دیا۔ جو آج احراری احمدیت کے متعلق کارٹون کے ذریعہ شائع کر رہے ہیں۔ اور اگرچہ ایک عرصہ سے ہم کہہ رہے تھے کہ احرار پاکستان کے دشمن ہیں۔ اور اسے سانپ سمجھتے ہیں۔ مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا تھا۔

لیکن چونکہ یہ ایک حقیقت تھی۔ کہ احراری پاکستان کو خونخوار سانپ ہی سمجھ رہے تھے۔ اس لئے آخر انہوں نے اپنے باطنی بغض و عناد کے اظہار کی ایک راہ نکال ہی لی۔ اور یہ کارٹون شائع کر دیا۔ مگر چونکہ "امیر شریعت" کو خطرہ تھا کہ اگر اپنے جذبات کو بالکل عریاں کر دیا گیا۔ تو "قائد اعظم" یا مسلم لیگی ہائی کمانڈ کے بوٹ پر ڈاڑھی رگڑنے کی بجائے کہیں **لیگ کا بوٹ سر پر نہ آ جائے**۔ اس لئے کارٹون شائع کرتے وقت مسلم لیگ کی بجائے مرزائیت اور پاکستان کی بجائے ظفر اللہ خاں کے الفاظ لکھ دیئے ہیں۔

لیکن احراریوں کے لئے اب بھی کوئی راہ فرار نہیں۔ یا تو انہیں تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ وہ پاکستان کا یہ تخیل قائم کرتے ہوئے اپنے کذاب ہونے کا ثبوت دے چکے ہیں۔ اور یا پھر ماننا پڑے گا۔ کہ **احراری ماتم پاکستان کا کر رہے ہیں۔ اور مرثیے "مرزائیت" کے خلاف پڑھ رہے ہیں**۔ اور یہی بات قرین قیاس ہے۔ کیونکہ انہیں خود بھی اعتراف ہے کہ:۔

"حصول مقصد کے لئے قادیانیوں کے خلاف پروپیگنڈا ایک ایسا ہتھیار ہمارے ہاتھ میں ہے۔ جس سے ہم تمام مخالفین کو دور کر سکتے ہیں۔"

(اشتہار سابق سیکرٹری مجلس احرار سوہدرہ ۲۶ اگست ۱۹۴۶ء)

مسلمان کیوں پسماندہ ہو گئے

رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر نے فرمایا۔

"ناشکر گزاری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کیا جائے جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلافات عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم تبلیغ و تجارت میں بھی انتہائی منہمک ہیں۔"

(ہمدرد ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

مگر مولانا اختر علی نے جماعت احمدیہ کے متعلق یہ کہا ہے کہ:۔

"اس کا مقصد وحید یہ تھا کہ مسلمانوں میں مذہبی انتشار پیدا کر کے انہیں سیاسیات سے الگ تھلگ رکھا جائے۔ اور مسلمان اس قدر پسماندہ ہو جائیں۔ کہ انہیں بھولے سے بھی خیال نہ آئے کہ وہ کبھی ایک حکمران قوم تھے۔"

(زمیندار ۱۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)

گویا مولانا کا مسلمانوں کے متعلق گزشتہ تجربہ یہ ہے کہ اگر کوئی جماعت بلا اختلافات عقیدہ ان کی بہبودی کے لئے وقف ہو جائے۔ تو ان میں مذہبی انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ یا ان کی سیاسیات میں دلچسپی لے۔ تو وہ سیاست سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان کی تنظیم تبلیغ اور تجارت میں منہمک ہو جائے تو وہ اقتصادی طور پر تباہ حال ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی سیاسی پسماندگی انتہا تک پہنچ جاتی ہے۔

ایسا رکھنا چاہیئے کہ آل مسلم پارٹیز کنونشن کے کنوینرز اس تجربہ سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اور کوشش کریں گے۔ کہ وہ تنظیم، تبلیغ اور تجارت کے پروگراموں سے بالخصوص اجتناب کریں تا مسلمان مذہبی انتشار کا شکار ہو کر پسماندہ حال نہ ہو جائے۔

یہ مبلغین اسلام کہاں تھے؟

مولانا اختر علی صاحب نے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ بھی اپیل کی ہے کہ وہ دیوانہ وار تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوں (زمیندار ۱۵ ستمبر ۵۲ء)

ایک حنفی عالم لکھتے ہیں:۔

"رد عیسائیت بظاہر ایک واعظانہ اور مناظرانہ چیز ہے۔ لیکن غور کرو جب حکومت عیسائی گر ہو اور بے آئین اور جابر حکومت کا فولادی پنجہ اس کی امداد کر رہا ہو۔ تو یہی تبلیغ اور خالص مذہبی خدمت کس قدر سیاسی اور کتنی زیادہ سخت اور صبر آزما بن جاتی ہے۔ بلاشبہ رد عیسائیت کے سلسلہ میں ہر ایک مناظرہ ہر ایک تبلیغ ہر ایک تصنیف سراسر بغاوت تھی۔"

(علمائے حق کے کارنامے ص ۱۵۱)

حق و باطل کے معرکہ میں کون آگے آیا؟ اس کا جواب مولانا عبد اللہ العمادی کی قلم سے سنیئے فرماتے ہیں:۔

"مرزا غلام احمد صاحب کی اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو **سلطنت کے سایہ** میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا **طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا**۔"

(اخبار وکیل ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

مولانا اختر علی بتائیں کہ عیسائیت کے بے پناہ طوفان کے وقت آپ کے مبلغین اسلام کہاں تھے؟ اور جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اس دجالی فتنہ سے پاش پاش ہو رہی تھی وہ کیا کر رہے تھے؟

ہمیں معلوم نہیں کہ مولانا کیا فرمائیں گے۔ مگر حنفی عالم نے جواباً جو واقعہ لکھا ہے۔ فی الحال ہم اسے ہی ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

"دیوبند کے ایک بڑے میاں نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں تہجد سے فارغ ہو کر انگریزوں کے لئے بد دعا کرتا ہوں مگر بد دعا سے پیشتر سارے مکان پر اور در و دیوار پر نظر ڈال لیتا ہوں کہ کوئی اجنبی شخص تو یہاں موجود نہیں۔"

(علمائے حق کے کارنامے ص ۹۴ حاشیہ)

دربار رسالت میں فریاد

ایک احراری لیڈر نے جماعت احمدیہ کے متعلق کہا:۔

"اگر سٹالن کا دشمن روس میں نہیں رہ سکتا۔ اور انگریز کا دشمن انگلینڈ میں نہیں رہ سکتا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن پاکستان میں کیسے رہ سکتا ہے۔"

(زمیندار ۱۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی قسم کے ناپاک اتہامات کو سنکر دربار رسالت میں یہ فریاد کرتے ہیں:۔

یا عین فیض اللہ والعرفان
یسعی الیک الخلق کالظمآن
یا رب صل علی نبیک دائما
فی ھذہ الدنیا وبعث ثان
واللہ ان محمداً کردافۃ
وبہ الوصول بسدۃ السلطان
یا سیدی قد جئت بابک لاھفا
والقوم بالاکفار قد آذانی

(ترجمہ) اے خدائی فیض و عرفان کے سرچشمے سارا عالم اپنی تشنگی بجھانے کے لئے تیری طرف دوڑتا آ رہا ہے۔ اے خدا تو اپنے اس مقدس نبی پر دنیا و آخرت دونوں میں ابدی رحمتیں نازل فرما۔

مجھے خدا کی قسم حضرت محمد مصطفٰے وزیر اعظم ہیں اور حضور کے طفیل ہی اب شہنشاہ عالم تک رسائی ہو سکتی ہے۔

اے میرے آقا میں تیرے دربار میں ایک فریاد لے کر آیا ہوں۔ اور وہ یہ کہ قوم مجھے کافر اور تیرا دشمن قرار دے کر اذیت پہنچا رہی ہے۔

ان اشعار کا ایک ایک لفظ پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن بتلانے والے آنحضرت کی ہتک ہی نہیں کر رہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ——— باغی بھی پیدا کر رہے ہیں۔

ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام

اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ، رسالہ الاسلام کی اشاعت، نومسلمین کا اخلاص

رپورٹ ہالینڈ مشن بابت جولائی و اگست ۵۲ء

(از مکرم غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ دو مہینوں میں تبلیغ کا کام باقاعدہ جاری رہا۔ ہم نے انفرادی تبلیغ پر زیادہ زور دیا۔ علاوہ ازیں کتب و رسالہ جات وغیرہ کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچایا جاتا رہا۔

انفرادی تبلیغ

انفرادی تبلیغ دو طور پر ہوتی ہے (ا) لوگوں کے گھروں پر جا کر (ب) بعض لوگ مشن ہاؤس میں خود تشریف لاتے ہیں یا دعوت کے ذریعہ بلائے جاتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ہر دو قسم کی تبلیغ کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ قریباً روزانہ ہی بعض احباب مشن ہاؤس پر تشریف لاتے رہے۔ بعض اوقات سات آٹھ افراد بھی روزانہ تشریف لا کر اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے۔ بعض ترکی، عراقی اور انڈونیشیا کے طلباء بھی دارالتبلیغ پر تشریف لائے جن کے ساتھ کافی دیر تک تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ انہیں کچھ لٹریچر بھی مطالعہ کیلئے دیا جاتا رہا۔

جب دارالتبلیغ پر احباب کے نہ آنے کی وجہ سے فراغت ہوتی تو زیر تبلیغ احباب کے ہاں جاتے رہتے اور ان سے اکثر دو سے تین گھنٹہ تک گفتگو کا موقعہ ملتا رہا۔ غرضیکہ ہر دو ذرائع سے کام لیتے ہوئے فریضہ تبلیغ ادا کیا جاتا رہا۔

مجلس بحث و مباحثہ

ہم نے اسلام کی بردباری کی تعلیم کا عملی ثبوت دینے کے لئے اور مختلف مذاہب سے اسلام کی تعلیم کا موازنہ چاہنے والوں کی خاطر ایک مجلس تبادلہ خیالات کا قیام کیا ہوا ہے جس میں ہر مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والے آ کر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اس سے ہمیں عام طور پر اسلام کی تعلیم کے مختلف پہلوؤں کو حاضرین کے سامنے پیش کرنے کا کافی موقعہ مل جاتا ہے چنانچہ اس مجلس کے ہر دو ہفتہ کے بعد باقاعدہ اجلاس ہوتے رہے جن میں بعض عیسائی معترزین اور ہمارے علاوہ بعض نمائندہ سفراء اور اعلیٰ تعلیم یافتہ احباب بھی تقاریر کرتے رہے۔ ہر تقریر کے بعد تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری مجلس آہستہ آہستہ مقبولیت حاصل کر رہی ہے اور اس کے ممبر بڑھ رہے ہیں۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

وقتاً فوقتاً بعض لوگوں کی طرف سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے خطوط وغیرہ آتے رہے۔ جن کے جواب میں مناسب کتب و رسالہ جات ارسال کئے جاتے رہے۔

رسالہ الاسلام باقاعدہ شائع کیا جاتا رہا جس کے ذریعہ اپنے زیر تبلیغ احباب کو ماہانہ معلومات بہم پہنچائی جاتی رہیں اور عیسائی پریس میں اسلام کے متعلق شائع ہونے والے مقالہ جات پر تنقید کی جاتی رہی۔ کیتھولک طلباء کے ایک پرچہ میں جہاد کے مسئلہ پر ایک مختصر سا مقالہ تحریر کیا۔ جس میں جہاد کی حقیقت پر مختصر روشنی ڈالی گئی اور اسلام کی بردباری کی تعلیم کو خاص طور پر پیش کیا گیا۔

جماعت کی تعلیم و تربیت

احباب جماعت میں سے اکثر نماز کا ترجمہ سیکھ چکے ہیں اور بعض قرآن کریم ناظرہ اور بعض مع ترجمہ سیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے احباب جماعت نہایت ہی اخلاص و فدائیت سے ہماری مدد کرتے رہتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے مسٹر عبد اللہ خان اونک، محترمہ ناصرہ زمرمن اور مسٹر دیبون نہایت ہی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

مسٹر عبد اللہ نے ایک رسالہ میں اسلام کی تائید میں ایک کتاب میں ایمان افروز مقالہ تحریر کیا اور مختصر سی کتاب اسلام کے متعلق تحریر کی ہے جس کے لکھنے کیلئے ایک پبلشرز کی کمیٹی نے ان سے درخواست کی تھی۔ انشاء اللہ یہ کتاب شائع ہو کر بہت مفید ثابت ہوگی۔ ہمارے یہ بھائی عموماً جہاں بھی موقعہ ملے۔ اسلام اور قرآن کا۔ عیسائیت اور بائیبل سے مقابلہ کر کے بتلاتے ہیں کہ اسلام عیسائیت سے اعلیٰ ہے۔

محترمہ ناصرہ زمرمن بھی اکثر تبلیغ کرتی رہتی ہیں چنانچہ گذشتہ ماہ انہوں نے اپنے طور پر ایک چھوٹی سی میٹنگ کر کے لوگوں کو پیغام حق سنایا۔ اسی طرح وہ اکثر لوگوں کو اپنے ہاں بلا کر تبلیغ کرتی رہتی ہیں۔

مسٹر دیبون باوجود دفتری مصروفیات کے رسالہ اسلام کی تیاری کیلئے بہت وقت دیتے ہیں۔ بعض اوقات دفتر سے فارغ ہو کر سات بجے کے قریب مشن ہاؤس پر تشریف لے آتے ہیں اور رات کے گیارہ بجے تک رسالہ کی تیاری میں مصروف رہتے ہیں۔ (م)

سپین میں جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی

اسلام پر اعتراضات کے جواب۔ اسلامی لٹریچر کی اشاعت۔ نومسلمین کی تعلیم و تربیت

(از مکرم چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر)

ویلینشا میں تبلیغ اسلام کے مواقع

میڈرڈ سے ویلنشا جاتے ہوئے گاڑی میں تبلیغ کا موقعہ ملا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے گفتگو اتنی دلچسپ ہو گئی کہ اکثر مسافر اپنی سیٹوں کو چھوڑ کر گفتگو سننے کے لئے جمع ہو گئے۔ دوران گفتگو میں بعض لوگوں کے اعتراضات کا جواب دیا گیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اسلام کا تعدد ازدواج کا مسئلہ وغیرہ۔ چنانچہ بعض نے کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" خریدی اور خط و کتابت کا وعدہ کیا۔

تبلیغ بذریعہ ملاقات

زیر تبلیغ احباب سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ ایک Collom پادری سے دوستانہ تعلقات ہیں انہوں نے گھر پر کھانے کی دعوت دی اور ان کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ چونکہ متعصب آدمی نہیں ہیں۔ آزادانہ بات کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور خاندان نے گھر پر کھانے کی دعوت دی اور چار گھنٹے ان کو تبلیغ کی۔ گفتگو عموماً ردِّ تثلیث۔ ردِّ کفارہ۔ الوہیت مسیح کی

(م) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں جزائے خیر دے۔

ہماری عید الاضحی

عید الاضحی کی خبر ہیگ کے تین مشہور اخبارات کو بھیجی گئی۔ جنہوں نے اس خبر کو نہایت اچھے الفاظ میں شائع کیا۔ عید کیلئے مختلف احباب کو دعوت نامے بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ عید کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احباب تشریف لائے۔ جن میں سے بعض ایمسٹرڈم، روٹرڈم اور لائیڈن سے بھی تھے۔ نماز عید ادا کرنے کے بعد خاکسار نے ایک مختصر سا خطبہ دیا جس میں عید کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی۔ بعد میں مسٹر عبد اللہ خاں اونک نے بھی مختصر الفاظ میں احباب کو خطاب کیا۔

عید کے بعد بیرونجات سے آنے والے احباب اور بعض مقامی احباب کو کھانے پر مدعو کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری عید ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں بہت سے احباب کی طرف سے خطوط وغیرہ کے ذریعہ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کی جاتی رہیں۔ جن کے جواب میں انہیں مختلف کتب و رسالہ جات ارسال کئے جاتے رہے۔

آخر میں احباب کرام و بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں بڑی عاجزانہ دعا کی التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طور پر فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلد از جلد اس ملک میں اسلام کو مضبوط بنیادوں پر قائم فرما دے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

کی تردید وغیرہ مسائل پر ہوئی۔ تین چار احباب بندہ کی قیام گاہ پر بھی اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔

ویلنشاء کے ایک گاؤں میں تبلیغ کا موقعہ

شہر ویلنشاء جو سپین کا تیسرے نمبر کا بڑا شہر ہے بحیرہ روم کے ساحل پر اہم بندرگاہ ہے۔ یہ علاقہ نہایت زرخیز ہے۔ چاول، سنگترہ کثرت سے ہوتا ہے اکثر پھل یورپ کے باقی ممالک کو برآمد ہوتا ہے۔ تین روزانہ اخبار نکلتے ہیں۔ ایک بھاری یونیورسٹی ہے۔ ویلنشاء کے شہر اور علاقہ میں اسلامی اثر کے نشان خاص طور پر نمایاں پائے جاتے ہیں۔ اکثر لوگوں کی شکلیں بالکل مسلمانوں سے ملتی جلتی ہیں۔ ویلنشاء کے مضافات میں بیسیوں گاؤں ہیں جن کے نام بنی سے شروع ہوتے ہیں گو اب کسی قدر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً بنی مار۔ بنی مایو وغیرہ۔ الکھن سیڈل فارمو Alkhunsidel Fomo

ایک گاؤں میں مجھے دعوت پر مدعو کیا گیا۔ گاؤں میں جس خاندان نے دعوت دی تھی۔ اس کے تمام افراد کے علاوہ باقی لوگوں کو بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ یورپ میں پہلی دفعہ دیکھا کہ اس علاقہ کے دیہات میں عام رواج ہے کہ ایک کھلے برتن میں چاول (پلاؤ کی طرز کا) پکا کر سب لوگ اکٹھے مل کر ایک تھال میں کھاتے ہیں۔ یقیناً یہ اسلامی رواج کا اثر ہے کہ دعوت کے طور پر ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھایا جائے

اسلامی اصول کی فلاسفی

اس کتاب پر سے پابندی اٹھائے جانے کے متعلق وزیر اطلاعات کو ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے یاددہانی کرائی۔ اگرچہ نہایت ہی ہمدردانہ جواب دیا کہ وہ اس امر کو یاد رکھے ہوئے ہیں۔ مگر عملاً ابھی تک کتاب سے پابندی نہیں اٹھائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہی اس بارہ میں نصرت فرمائے کہ کتاب کی [illegible] اشد ضرورت پیش ہے۔

تعلیم و تربیت

میاں عبد السلام صاحب اور ان کی بیوی الحمدللہ ایک حد تک لیکن نماز کا کافی حصہ زبانی یاد کر چکے ہیں۔ اذان اور تکبیر بھی حفظ کر لی ہے۔ خدا کے فضل سے ہر جمعہ اور ہر اتوار کی شام کو دارالتبلیغ میں باقاعدہ آتے رہے۔ سعید احمد صاحب بمع اپنے بیوی بچے کے اتوار کو بعد دوپہر تشریف لاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے نومسلم نوجوان مبارک احمد مشن کے کام میں بہت ہاتھ بٹاتے ہیں۔

یہ سب احباب چندہ عام باقاعدہ دیتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں میں تبلیغ کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس ملک میں آزادی تبلیغ کے سامان بہم پہنچائے۔ تا اسلام کی فتح کا دن جلد قریب آ جائے۔ آمین اللہم آمین

(مرسلہ وکالت تبشیر)

مسئلہ ختم نبوت اور اہل حدیث حضرات

(از عباد اللہ صاحب گیانی)

جب سے احراریوں نے پاکستان میں مسئلہ نبوت کے نام پر انتشار پھیلانے کی کوشش شروع کر رکھی ہے۔ محبت سے اقتدار کے بھوکے لوگوں کے منہ میں بھی پانی بھر آیا ہے۔ اور وہ اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کرنے کا یہ آسان طریقہ خیال کر رہے ہیں۔ کہ اسلام اور ختم نبوت کے نام پر لوگوں کو بھڑکایا جائے۔ اور انہیں تخریبی کارروائیوں پر اُکسایا جائے۔ چنانچہ ان لوگوں میں بعض ایسے اہل حدیث علماء بھی شامل ہیں جو کانگرسی خیالات کے حامل ہیں۔ اور سیاسی میدان میں مسلم لیگ سے ہٹ کر گوشہ نشینی اختیار کر چکے تھے۔ یہ لوگ اس مسئلہ ختم نبوت پر دیانتداری سے غور کریں۔ تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ کہ ہمارا مسلک درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔ جسے احمدیت نے اختیار کیا ہوا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وہ تشریح جو احمدیت دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے عین مطابق ہے۔ نیز اہل حدیث حضرات میں بھی ایسے علماء ملتے ہیں۔ جن کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریعی نبوت ختم ہو گئی ہے۔ اور آپ کے بعد غیر تشریعی نبوت جاری ہے۔ اور حضور ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ کہ حضور پر تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات ختم ہو گئے ہیں۔

ہمارے ملک کے اہل حدیث حضرات جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ یہ ختم نبوت کی منکر ہے اور وہ اپنے ختم نبوت سے متعلق خود ساختہ غیر اسلامی عقیدہ کے بارہ میں جو باتیں بیان کرتے ہیں۔ وہ بالکل بودی ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے ایک حدیث کا آخری حصہ "لا نبی بعدی" عام طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اور سیدھے سادھے اور بھولے بھالے لوگوں کے سامنے اس کا یہ مفہوم بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوگا۔ مگر جہاں تک "لا نبی بعدی" کے اس مفہوم کا تعلق ہے۔ وہ حقیقت پر مبنی نہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ثانیہ کے قائلین اہل حدیث حضرات کا عقیدہ بھی اس مفہوم کا رد کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نبی اللہ اور رسولاً الیٰ بنی اسرائیل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اور وہ اپنی دوبارہ آمد کے وقت بھی نبی اللہ ہوں گے۔ چنانچہ ایک مشہور اہل حدیث عالم نواب صدیق حسن خان صاحب نے اس سلسلہ میں امام جلال الدین صاحب سیوطی کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ:۔

من قال بسلب نبوته فقد کفر حقا
(حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۱)

نیز صحیح مسلم کی ایک حدیث میں بھی مسیح کی آمد ثانی کے ذکر میں اسے چار مرتبہ نبی اللہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ پس جب یہ حقیقت ہے۔ کہ اہل حدیث حضرات اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اور وہ نبی اللہ ہوں گے تو اس صورت میں اُن کا احمدیت کے تعصب اور بغض میں یہ کہنا کہ لا نبی بعدی کے یہ معنی ہیں کہ اب قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ خود بخود باطل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے یہ معنی خود ان کے اپنے عقائد کے بھی خلاف ہیں۔

اور اہل حدیث علماء میں بھی بعض ایسے لوگ گذرے ہیں۔ جن کے نزدیک "لا نبی بعدی" کے صرف یہ معنی ہیں۔ کہ حضور کے بعد آپ کے دین کو منسوخ کرنے والا صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل لکھا ہے کہ:۔

"لا وحی بعد موتی بے اصل ہے
ہاں لا نبی بعدی آیا ہے جس کے
معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں۔ کہ میرے
بعد کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے
گا۔" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲)

نواب صاحب موصوف نے لا نبی بعدی کی جو تشریح کی ہے۔ وہ احمدیت کے مسلک کی تائید کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریعی نبوت ختم ہے۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو صاحب شریعت ہو اور قرآن شریف کو منسوخ کر دے۔ چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل مسدود ہے۔ اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں۔ جو نئے احکام سکھلائے۔ یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے۔ یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۲)

جماعت احمدیہ پر ختم نبوت کے انکار کا الزام دینے والے اہل حدیث حضرات قرآن شریف کی آیت

ماکان محمد ابا احد من رجالکم و
لکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۰

کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کے ذریعہ خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ اور اس میں بھی کوئی کلام نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا مقدس رسول اور خاتم النبیین یقین کرتی ہے۔ اور یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ جو شخص یا گروہ حضور کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ارشاد ہے:۔

"میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں
کے سامنے اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں جناب
خاتم الانبیاء کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔
اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہے۔
اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے
خارج سمجھتا ہوں۔" (تقریر واجب الاعلان صفحہ ۵)

لیکن اس کے باوجود ہم احمدی قرآن شریف اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اپنے تمام معترض بھائیوں کی خدمت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ میں صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ

قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا
لا نبی بعدہ

(در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ و تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

یعنی یہ تو بے شک کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر اس کی ایسی تفسیر نہ کرو کہ جس سے اسلام کا یہ مقدس مسئلہ دوسرے مذاہب کی نقل ثابت ہو۔ اور امت محمدیہ "لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا" کہنے والے لوگوں میں شامل ہو جائے۔ آنحضرت صلعم فی الحقیقت خاتم النبیین تھے۔ احمدیت کا یہ بنیادی مسئلہ ہے۔ مگر ہمارے نزدیک اس کی ایک صحیح تفسیر یہ بھی ہے کہ آپ پر تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات ختم ہو گئے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
(درثمین فارسی)

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے
(درثمین فارسی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان معنوں کی تصدیق بھی اسلامی لٹریچر سے ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اسی مفہوم کے پیش نظر کسی شاعر نے کہا ہے:۔

"حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری"

اور خود اہل حدیث حضرات میں بھی حضور کے خاتم النبیین ہونے کا مفہوم مسلمہ ہے۔ چنانچہ حال ہی میں رسالہ "صحیفہ اہل حدیث کراچی" نے ایک ضخیم حدیث نمبر شائع کیا ہے۔ اس کے مدیر جناب مولانا عبد الجلیل صاحب دہلوی نے اپنے افتتاحیہ مقالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی یہی تشریح بیان کی ہے کہ آپ پر تمام نبیوں کے درجے ختم ہو گئے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

"آج سے قریباً چودہ سو تئیس سال پہلے
شاہ رسل نے دعوت ماجدی۔ بشارت
عیسوی اور وراثت آدمی کی پوشاک
صداقت اور خلعت شرافت زیب تن
کئے ہوئے کنانی اور ہاشمی چٹان کی بلند
چوٹیوں سے سرزمین عرب پر نزول اجلال
فرمایا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
درحقیقت یہ جہان واجب الاحترام تھے بھی
ایسے وحید زمان۔ وحیدت دو جہان کہ جن کی آج
تک تاریخ عالم نظیر اور تمثیل پیش کر سکی نہ آئندہ
کر سکتی ہے۔ قانون قدرت میں یہ اٹل اور
قطعی فیصلہ ہو چکا ہے۔ قرآنی شہادت ہے:۔
"ماکان محمد ابا احد من رجالکم
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
(سورۃ الاحزاب)

یعنی:۔ "محمد تمہارے بالوں سے زیادہ تم پر شفیق ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ جن پر کل نبیوں کے تمام درجے ختم کر دیئے گئے ہیں" (صحیفہ اہل حدیث کراچی حدیث نمبر ۱۳۷۱ھ صفحہ ۱۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی مندرجہ بالا تشریح جو زمانہ حاضرہ کے ایک اہل حدیث عالم نے بیان کی ہے۔ وہ احمدیت کے اعتقادات سے کچھ مختلف نہیں اب وہ لوگ جو ہمیں ختم نبوت کے منکر قرار دے کر کافر گردانتے ہیں اور ہماری جماعت کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا ایک غیر اسلامی اور غیر جمہوری مطالبہ منوانے پر زور دے رہے ہیں۔ وہ ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ کہ اگر ہمارا آنحضرت صلعم کو ان معنوں میں خاتم النبیین تسلیم کرنا۔ کہ حضور پر کل نبیوں کے تمام درجات اور کمالات ختم ہو گئے ہیں۔ ان کے نزدیک ہمیں اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ اور ایک الگ غیر مسلم اقلیت ہونے کا مستحق بنا دیتا ہے۔ تو پھر وہ اُن اہل حدیث حضرات سے متعلق کیا فتویٰ صادر فرمائیں گے۔ جن کے ایک عالم عبد الجلیل صاحب دہلوی نے حضور کے خاتم النبیین ہونے کا یہی مفہوم اور مطلب بیان کیا ہے۔

الغرض اہل حدیث علماء کے نزدیک "لا نبی بعدی" کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شارع نبی نہیں آ سکتا۔ اور حضور کے خاتم النبیین ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ آپ پر کل نبیوں کے تمام درجے ختم ہو گئے۔ اور یہ دونوں مفہوم جماعت احمدیہ کے نزدیک صحیح اور درست ہیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک
خاص فخر دیا گیا ہے۔ کہ وہ ان معنوں سے
خاتم الانبیاء ہیں۔ کہ ایک تو کمالات نبوت
ان پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد

کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا نبی ہے۔ جو ان کی امت سے باہر ہو۔" (چشمہ معرفت ص۹)

اے معزز بھائیو۔ خدارا غور کرو۔ یہ دنیا سراسر فانی ہے۔ ہر شخص خدا کے حضور جواب دہ ہے۔ وہاں کسی کی کوئی چالاکی کام نہ آئے گی۔ آپ ضد اور تعصب سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ کیونکہ یہ انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ اور ناراضگی آنکھ کی خوبصورتی کو بھی عیب بنا دیتی ہے۔ آپ احمدیت کو ناراضگی کی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش نہ کریں۔ اور آپ یقین جانیں۔ کہ احمدیت حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ یہ کوئی الگ مذہب نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واضح ارشاد ہے:۔

"خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے۔ جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو در حقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔" (چشمہ معرفت ص۳۲۴)

اور

"خدا اس شخص کا دشمن ہے۔ جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے۔ اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔" (چشمہ معرفت ص۳۲۵)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۹ ماہ ستمبر ۵۲ء بعد نماز جمعہ برادر عزیز محمد یٰسین کا نکاح سعیدہ خاتون بنت مستری عبد الحکیم صاحب کے ساتھ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بالعوض مبلغ ۵۲۵/ روپیہ پڑھایا۔ دوست دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے برکت اور حقیقی مسرت کا موجب ہو۔ آمین

خاکسار شیخ محمد رفیق لدھیانوی حال مقیم راولپنڈی

رہنمایانِ قوم کے خیالات و افکار

خواہ ہم کتنی ہی مادی ترقی کریں۔ اگر ہمارا کردار کمزور رہا۔ تو ہمارا مستقبل تاریک رہے گا۔ (گورنر جنرل پاکستان)

موجودہ دنیا میں جہاں شر کی قوتیں برسر اقتدار ہیں۔ اب بھی اعتقاد جرأت اور سچائی سے کامرانی حاصل کی جا سکتی ہے۔ (وزیر اعظم پاکستان کا پیغام)

اتحاد کے ساتھ ساتھ ہماری سب سے بڑی ضرورت انفرادی نیز قومی حیثیت سے اعلیٰ کردار پیدا کرنا ہے۔ (گورنر جنرل پاکستان کی تقریر)

پاکستان پاکستانی قوم کا ملک ہے۔ کسی ایک گروہ کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ اس پر اپنی اجارہ داری قائم کرے۔ (وزیر امور داخلہ حکومت پاکستان کی تقریر)

پاکستان کسی ایسے نظام کو قبول نہیں کریگا۔ جس میں انفرادی آزادی کو تسلیم نہ کیا گیا ہو۔ اور جو نجی زندگی میں مداخلت کرتا ہو۔ (مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان)

پاکستان نے اپنے روپے کی قیمت کے بارے میں مستحکم بنیادوں پر فیصلہ کیا ہے۔ لہٰذا اس میں کسی ترمیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (مسٹر زاہد حسین بنک دولت پاکستان)

ہم ہندوستان کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ اسے دنیا اور بالخصوص ایشیائی ممالک کی نظروں میں اپنا وقار بڑھانا ہے۔ تو اپنا ظاہر و باطن ایک رکھے (مسئلہ کشمیر پر برما کے اخبار "دی گائیڈ" کا تبصرہ)

آج پاکستان کو سب سے زیادہ ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جن کے کاندھے پر اوزاروں کا تھیلا ہو۔ اور وہ ان اوزاروں کو اچھی طرح استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ (مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان)

حکومت ہر قسم کے جبر، استحصال اور فریب کاری جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ (وزیر خزانہ برائے مملکت پاکستان)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ اللہ دین سکندر آباد دکن

تربیت اولاد

اسلامی تعلیم کے ماتحت یوں تو بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی تعلیم و تربیت شروع ہو جاتی ہے۔ جبکہ بچہ کو اذان اور اقامت سنائی جاتی ہے۔ اور چلنے پھرنے اور باتیں سیکھنے پر ماں باپ کے پاس جانے کے لئے بھی استیذان یعنی طلب اجازت کی ہدایت کی جاتی ہے۔ لیکن عملی طور پر جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔ جب بچہ کی عمر سات سال کی ہو۔ تو اسے نماز پڑھنے کی ترغیب اور تلقین ہونی چاہیئے۔ اس ہدایت سے ظاہر ہے۔ کہ بچہ کو سات برس کی عمر تک پہنچنے سے پہلے نماز یاد نہ ہو۔ تو کرا دینی چاہیئے کیونکہ اس کے بغیر نماز کے لئے ترغیب نہیں دی جا سکتی۔ نیز لکھا ہے۔ کہ اگر بچہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائے۔ اور نماز ادا نہ کرے۔ تو مار کر نماز پڑھانے کی اجازت ہے۔

اس بارہ میں اسلامی نظریہ یہ ہے۔ کہ بچپن ہی سے تربیت اولاد ہو سکتی ہے۔ جب بچے بڑے ہو جائیں۔ تو پھر اگر کوئی تربیت کرنا چاہے۔ تو یہ امر الاماشاء اللہ محالات سے ہوتا ہے۔ کیونکہ جب عمر کے ساتھ ساتھ بری عادتیں راسخ ہو جاتی ہیں۔ تو جیسے زنگ برتن سے بآسانی دور نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے ہی یہ عادتیں بھی آسانی سے دور نہیں کی جا سکتیں۔ پس اسلام نے ہدایت کی ہے۔ کہ بچپن ہی سے بچوں کو نیک باتوں کی پابندی کرائی جائے۔ اگر بچپن میں ایسا نہ کرایا جائیگا۔ اور تربیت ٹیڑھی رہے گی۔ تو بڑے ہو کر کبھی درست نہ ہو سکیگی۔ وصدق من قال ؎

خشتِ اول چوں نہد معمار کج ؛ تا ثریا مے رود دیوار کج

احباب جماعت کو ان ہدایات کی پابندی کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور بڑوں اور چھوٹوں میں ایک نیک نمونہ قائم کرنا چاہیئے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواستہائے دعا

عزیزم مکرم مولانا بقاپوری صاحب کئی بیماریوں کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پہلے کانوں کی تکلیف تھی۔ اس کے بعد ملیریا بخار ہو گیا۔ اس کے بعد فتق کی تکلیف ہو گئی اور ملٹری ہسپتال لاہور میں علاج کروایا گیا۔ اب طبیعت بہت کمزور ہو رہی ہے۔ آپ کا وجود جماعت کیلئے بہت نافع ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولانا صاحب موصوف کی صحت کامل کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کیپٹن بشیر محمد خاں ماڈل ٹاؤن لاہور

— خاکسار کی بچی حامدہ سلمہا اللہ تعالیٰ تین ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں
فضل الرحمٰن سکنہ لیہ ضلع مظفرگڑھ

— چوہدری نظام الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں ایک مقدمہ میں مبتلا ہوا ہے احباب ان کی بریت کیلئے دعا فرمائیں۔
محمد صادق سیکرٹری مال جماعت چاہ احمدیہ والہ ڈاکخانہ مخدوم رشید تحصیل و ضلع ملتان

— میرا لڑکا ناصر احمد بعارضہ ٹائیفائڈ ایک ماہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔
غلام اللہ رستم لجدوالہ

خاکسار بائیں آنکھ کے درد شدید میں مبتلا تھا اپریشن کے بعد آنکھ میں پیپ پڑ گئی۔ اب آنکھ کا ڈیلا نکلوا دیا گیا ہے جس سے فی الحال سخت تکلیف میں ہوں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔
حکیم محمد عبد العزیز سابق چیف انسپکٹر بیت المال ازمیہ ہسپتال ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

— خاکسار کے ایک عزیز احمد حسین الیکٹریشن سکھر ضلع میانوالی کی اہلیہ ان دنوں بہت سخت بیمار ہیں احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔
ریاض احمد ابن حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم

— میرے بڑے لڑکے مبارک احمد کو جو کہ بعارضہ ٹائیفائڈ عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے کمزوری کی وجہ سے دل کو ضعف بھی ہو جاتا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں
عبد اللطیف بسیٹی از جہلم

— ایک عرصہ سے میری بچی نعیمہ بانو بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔
سید محمد سعید سلیم "دار التجلید" اردو بازار لاہور

ضرورت خادمہ

ہمیں رسالپور میں بچی کی دیکھ بھال کیلئے ایک ملازمہ کی ضرورت ہے۔ معاوضہ تیس روپے ماہوار کے علاوہ کھانا بھی دیا جائے گا۔ ملازمہ اکیلی ہونی چاہیئے۔ اس کے ساتھ کوئی بچہ وغیرہ نہ ہو۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں یا ملیں۔
بیگم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ ضلع جھنگ

ذرا سوچیئے! آج مسلمانوں میں سے کتنے ہیں جو ختم نبوت کے عملاً معتقد ہیں؟

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی کے نام ایک خط اور اُس کا جواب

مراسلہ بنام مولوی عبد الماجد صاحب دریابادی:-

مخترم المقام کرم گستر حضرت مولانا صاحب زید مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مرزائیت کے متعلق جناب کا نظریہ پسند نہیں[۱] جبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہمسری بلکہ اُن سے برتری کا مدعی کس طرح متساہل اور متسامح سمجھا جا سکتا ہے۔ کفر شیطان بھی تو ذلیل ہے۔ وہ خدا کو رب ربی، کہہ رہا ہے۔ خلقتنی میں خالق مان رہا ہے۔ مگر نبوت کا منکر ہے[۲] ۵ اگست کے صدق میں جناب کا ارشاد آیا۔ اہل قادیان ہیں بھی اجرائے نبوت کے قائل؟ صٓ۔ کا جواب یہ ہے کہ مرزا بشیر الدین نے ترجمۃ القرآن مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان کے صفحہ ۸ ۔ اھدنا الصراط المستقیم سے استدلال باطل کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس آیت کی رُو سے ہم پر فرض کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے بڑے سے بڑا انعام مانگیں۔ جن میں نبوت بھی ہے گویا ہر ایک خدا سے نبی بننے کی دعا کرے[۳]! اسلام نہ ہوا نبوت کا پاسپورٹ ہوا ۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاتم ہیں[۴]

صدق کے اسی نمبر کے ص۱ پر مولانا گیلانی کا ارشاد کہ یہ سمجھ میں نہیں آتا جس کی اہانت کرے گا؟ تو اس کو پیغمبر ہی کیوں مانے گا؟

کیا میں جرأت کر سکتا ہوں کہ آخر نشہد انک لرسول اللہ کہنے والے راعنا کے تلفظ میں کس قدر مدباطن تھے۔ لاتقولوا راعنا علیم بذات الصدور کو کہنا پڑا[۵] اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت بخشے[۶]

(قاضی محمد زاہد الحسنی کیمبل پور دیا گان)

ختم نبوت اور ہم

.......ایک طرف ایک ایسا شخص ہے۔ جو ختم نبوت کا قولاً منکر ہے۔ اب دوسری طرف ایک شخص ہے۔ جو قولاً تو منکر نہیں ہے۔ لیکن عملاً اس کی تکذیب کرتا ہے۔ آپ اس کو مسلمان کہتے ہیں حالانکہ حقیقت میں دونوں ہی ختم نبوت کا انکار کر رہے ہیں۔ زبانی اقرار کی وجہ سے فقہی طور پر ہم اس کو کافر نہ کہیں۔ یہ اور بات ہے لیکن آیا میزان عمل میں بھی کوئی قدر و قیمت وزن رکھے گا یا نہیں؟ قابل غور ہے۔

پھر ذرا سوچیے تو سہی کہ آج دنیا بھر کے مسلمانوں میں کتنے فی صدی ایسے ہیں کہ ختم نبوت کے عملاً معتقد ہیں۔ جاہلوں اور امیوں ہی میں نہیں عالموں اور صوفیوں میں بھی قادیانیوں کو کافر کہنے والوں اور ظفر اللہ خان کو وزارت سے برطرف کرنے والوں کو بھی ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیئے۔ کہ کہیں خدانخواستہ؟ سے

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

والا معاملہ تو نہیں ہے؟ کیا ہم نے اپنی سیاست و معیشت اخلاق و معاشرت۔ حکومت و عدالت سے اس عقیدہ کو عملاً خیر باد نہیں کہہ دیا ہے؟ کیا ہمارے مدرسے خانقاہ بھی اب اس کی روح سے خالی نہیں ہو گئے ہیں؟ پھر ایک فریق ایک جرم کی وجہ سے کفر اور گردن زدنی اور دوسرا فریق بالکل اسی جرم کا مجرم لیکن سے

نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے (الانصاف)

(صدق جدید لکھنؤ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)

---

[۱] جی ہاں۔ اور افسوس ہے کہ اور بھی بہت سے مخلصوں۔ رفیقوں۔ بزرگوں کو صدق سے اسی طرح اختلاف ہے۔ (صدق)

[۲] شیطان کے کفر کی بنا اس کی صریح و براہ راست نافرمانی تھی۔ نبوت کے اقرار و انکار کا سوال ہی اس وقت پیدا نہیں ہوا تھا۔ (صدق)

[۳] لیکن دعا تو اگر کوئی نبی بننے کی کیا خدا بننے کی بھی کرے تو اس سے صرف اس کی نافہمی یا کج فہمی ثابت ہوئی یا اور بڑھ کر خبط کہہ لیجیئے۔ کفر کا ثبوت تو نہ ہوا۔ امتناع عقلی۔ امتناع عادی۔ امتناع شرعی غرض کسی بھی ممتنع کی تمنا دلیل کفر نہیں (صدق)

[۴] بے شک بعض عبارتیں اسی قسم کی ہیں۔ لیکن بعض دوسری عبارتیں ان کی نافی بھی ہیں۔ ایسی حالت میں مقتضائے احتیاط و عدل بھی ہے

کہ انہیں گمراہ سمجھنے کے باوجود ان کے کفر میں تامل کیا جائے۔ (صدق)

[۵] لیکن وہاں تو خود عالم الغیب کی شہادت موجود ہو گئی۔ جس کی بنا پر منافقوں کو منافق ٹھہرایا گیا ہے۔ اور نتیجہ اس کے خود پیغمبر صلعم تک باوجود محض مومنانہ نہیں پیغمبرانہ فہم و بصیرت و فراست کے۔ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرتے رہے۔ اب ایسی شہادت کے نزول کا کیا امکان ہے؟ (صدق)

[۶] آمین۔ اسی جزو میں آپ سے پورا اتفاق ہے (صدق)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

مسلمانوں کو حکم ربانی ہے کہ ہر قوم اور فرقہ کے بزرگوں کا احترام کیا جائے

کاش ہمارے علماء کرام اس حکم پر عمل کریں اور رہنمایان جماعت اخلاق کا وعظ کریں

(منقول از ہفت روزہ کیفر کردار (۲۳ اگست ۵۲ء) قصور نمبر ۴)

حکم ربانی ہے کہ معبودان باطل کو بھی بُرا نہ کہا جائے۔ چہ جائیکہ دوسری اقوام کے رہنماؤں کو۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان کسی قوم یا فرقہ کے مقتدا کا گستاخانہ ذکر کرنے کے مجاز نہیں۔ جو مقتدا بعثت رسول عربی سے قبل کے ہیں۔ ان کا تذکرہ نہایت ادب و احترام سے کرتے ہیں۔ ایک دفعہ دربار نجاشی میں جب امرا قریش نے کہا کہ مسلمان حضرت مریم کی شان میں کچھ رکھتے ہیں تو حضرت طیار نے چند آیات سورت مریم کی تلاوت فرمائیں جن کو سنتے ہی دربار نجاشی کے چند امراء اور خود بھی اشک ریز ہوا۔ مسلمانوں کی تمام کوششیں اس امر میں صرف ہوئی ہیں کہ وہ خاص خدا کے اختلاف کی تاویل حسن کریں اور تاریخ انسانیت کے تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے۔ ان کے تقویٰ کی صحیح یادداشت مرتب کریں۔ کہ حکم خداوندی یوں ہی ہے اور فطرت کا طریق کار یہی ہے۔ مولا کریم نے کسی قوم کو ہدایت سے محروم نہیں کیا اور کوئی بستی ایسی نہیں بنائی کہ اسمیں کوئی نبی نہ بھیجا گیا ہو کلام حق کے ذریعہ یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام انبیاء و رسل کی تعلیم بنیادی طور پر ایک سی ہے۔ مسلمانوں نے اس حقیقت کی روشنی میں اقوام عالم کو حق کی دعوت دی ہے شکر ہے کہ وہ ظاہری اختلافات مٹانے میں کامیاب رہے ہیں مسلم مفکرین نے غیر مسلم راہنماؤں کی تعلیمات معلوم کرنے کی اتنی کوشش کی کہ ان کے متبعین کو نصیب نہیں ہوئی بائیبل اور انجیل میں انبیاء پر لغو اور فحش الزامات لگائے گئے۔ جسے پڑھکر حساس شخص کو افسوس ہوتا ہے اور شرم سے گردن جھک جاتی ہے انکی یاوہ گوئی سے حضرت سلیمانؑ حضرت لوطؑ اور حضرت ہارونؑ جیسی مقتدر ہستیاں غیر محفوظ رہیں۔ ان کے مقابلہ میں قرآن پاک تمام انبیائے عظام اور مقربین بارگاہ ربانی کا پورا پورا احترام کرتا ہے اور بائیبل کے ذریعہ سے انکے متعلق جو غلط بیانیاں عام ہو گئی تھیں انکی تردید کر کے پوزیشن صاف کر دی ہے مسلمانوں کو خاص ہدایت کی گئی کہ تمام انبیائے کرام اور پیشوائے عظام کا احترام کیا جائے خدائے قدوس کے پیغمبروں اور رسولوں میں بحیثیت رسالت کوئی امتیاز نہ رکھا جائے انتہا یہ ہے کہ [illegible]

سیالکوٹ میں نام نہاد آل پارٹی کنونیشن کا ناکام جلسہ

جماعت احمدیہ کے خلاف دشنام دہی

سیالکوٹ ۳ر اکتوبر۔ آج نام نہاد آل پارٹی کنونشن کی طرف سے رام تلائی کے میدان میں احمدیوں کے خلاف جلسہ کیا گیا۔ باوجود اس کے کہ اس جلسے کا خوب پروپیگنڈا کیا گیا تھا۔ مگر جلسے کی حاضری ایک ہزار تک بھی نہ پہنچ سکی۔ بلکہ جو لوگ شریک بھی ہوئے۔ وہ بھی آہستہ آہستہ جانے لگے۔ چنانچہ آخر میں حاضری پانچ سو رہ گئی۔ جلسے میں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بزرگوں کے خلاف جی بھر کے دشنام دہی کی گئی۔ سراسر بے بنیاد الزامات لگائے گئے۔ اور عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی۔ (نامہ نگار)

مزید گندم پاکستان پہنچ گئی

کراچی ۶ر اکتوبر۔ ترکی اور شام سے دو جہاز تقریباً دس ہزار دو سو ٹن گندم لے کر آج کراچی پہنچ گئے۔ اس مقدار میں سے تقریباً سات ہزار ٹن گندم ترکی سے آئی اور باقی شام سے ابھی اور گندم پاکستان آ رہی ہے۔

حفاظتی کونسل بدھ کو غور کرے گی

نیویارک ۶ر اکتوبر۔ مسئلہ کشمیر پر جینوا میں جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کے متعلق ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل اگلے بدھ کو بحث شروع کرے گی۔ کونسل کے پہلے دن کے اجلاس میں ڈاکٹر گراہم بیان دیں گے۔ اس کے بعد پاکستان اور بھارت کے نمائندے رپورٹ کے متعلق اپنی اپنی حکومتوں کا نقطۂ نظر بیان کریں گے۔

جنرل اسمبلی میں روسی وفد

لندن ۶ر اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسی وزیر خارجہ مسٹر انڈرے ویشنسکی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جس کا اجلاس ۱۴ر اکتوبر سے نیویارک میں شروع ہو رہا ہے روسی وفد کی قیادت کریں گے۔ ریڈیو نے وفد کے جن ارکان کا ذکر کیا ہے ان میں روسی سفیر متعینہ برطانیہ اینڈریو گرومیکو کا نام مسٹر ویشنسکی کے بعد ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴